



سوال

(97) روضہ رسول پر درود پڑھنا اور آپ ﷺ کا سننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ کہتے ہیں درود شریف کو آدمی جہاں پڑھے اس کو فرشتے فوراً آنا فانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دیتے ہیں اور روضہ مبارک پر جا کر آدمی پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کو سنتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جن روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پہنچانے کا تذکرہ ہے وہ قابل عمل و احتجاج ہیں ایک روایت میں ہے :

(ان اللہ لا یکنہ سیاحین فی الارض یتبلغونی من امتی السلام) (1) (رواہ نسائی)

اور طبرانی کبیر میں بسند حسن الفاظ لہوں ہیں :

(جیسا کہ تم فصلوا علی فان صلواتکم تبلغنی) (2)

"تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور طبرانی اوسط ہے :

"من صلی بلیغنی صلواتہ (3)

"یعنی" جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور جس روایت میں ہے۔

"من صلی علی عند قبری سمعته (4)

یعنی "جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اسے سنتا ہوں، اس بیہقی نے شعب الایمان" میں ذکر کیا ہے لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ناقابل حجت ہے اس روایت کا دارو مدار محمد بن مردان السدی پر ہے وہ متروک الحدیث اور مہتمم بالکذب ہے اس کی سند میں الجلاء بن عمرو راوی بھی ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ صاحب المرعاة فرماتے ہیں :



”وبالمجمل حديث أبي هريرة هذا ضعيف غاية الضعف واه ساقط بل لو ادعى حتى كونه موضوعا لايكون فيه شئ من الباطنة“ (1/799)

- 1- (صححة الباني والذبيبي والحاكم صحيح سنن النسائي كتاب السو باب السلام على النبي صلى الله عليه وسلم (1210) المشكاة (934) الحاكم (2/421)
- 2- صححة الباني بشواهد صحيح الوداود كتاب المناسك باب زيارة القبور (2042)
- 3- مجمع البحرين (6643) وقال محققه عبد القدوس فالحديث حسن الاسناد الطبراني (2/380) (1663 الاوسط)
- 4- قال الباني وابن الجوزي وابن تيمية هذا موضوع ”شعب الايمان (2/218) (1083) للبيهقي وغيره

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوى ثناييه مدنيه

ج 1 ص 280

محدث فتوى